Reginald Massey Transcript

انٹرویو- ریجنلڈ مسیح

ہمیں مستقبل کی طرف دیکھنا چاہئے پیچھے کی طرف نہیں

میرا نام ریجنلڈ مسیح ہے۔ میں لاہور شہر میں 23 نومبر 1932 کو پیدا ہوا۔ میری پرورش کے پس پردہ کثیر العقیدہ (Multi Faith) سماجی عوامل ہیں۔ عید کے موقع پر ہمیں مسلمانوں کے گھروں میں مدعو کیا جاتا تھا۔ دیوالی پر ہم ہندوؤں کے گھروں میں جاتے تھے (دیوالی روشنیوں کا تہوار ہے)۔ کرسمس کے موقع پر سب مذاہب کے لوگ ہمارے گھر پر میری والدہ کے ہاتھ کا بنا کرسمس کیک کھانے آتے تھے۔ لاہور ایک بین الاقوامی (International) جگہ تھی۔ یہ تعلیم کا مرکز تھا، لاہور بہت ہی اسپیشل شہر تھا۔ بعد میں پتہ چلا کہ لاہور جیسا کثیرالعقیدہ (Multi Faith)، کثیر الثقافت (Multi Cultural)، کثیر اللسانی (Multi Lingual)، شہر نارتھ انڈیا کے دیگر حصوں میں نہیں تھا۔

بالآخر جب اعلان کیا گیا کہ ہندوستان تقسیم ہونے والا ہے اور برطانیہ اس خطے سے رُخصت ہونے والا ہے تو خود مسلمانوں کو اس کا یقین نہیں آتا تھا۔ یہ خبر بہت صدمہ پہنچانے والی تھی۔ چنانچہ باؤنڈری کمیشن کا قیام عمل میں آگیا جس نے کہا کہ بٹوارہ ضروری ہے۔ میں آپ کو بتاؤں کہ ہندوستان خصوصاً پنجاب کا بٹوارہ کرنے کے فیصلے میں پنجابیوں سے رائے نہیں لی گئی۔

پہلا حملہ راولپنڈی کے علاقے میں سکھوں پر ہُوا جو مسلمانوں کا اکثریتی علاقہ تھا۔ اس کے ردِ عمل میں مشرقی پنجاب میں حملے شُروع ہُوئے جہاں مسلمان سکھوں کے مُقابلے میں اقلیت میں تھے۔ خوش قسمتی سے ہمارے ایک مسلمان دوست نے ہمیں لاہور سے فرار ہونے میں مدد کی ہم ایک تانگے میں بیٹھ کے وہاں سے نکلے اور ہم نے ریڈکراس والوں کو بتایا کہ ہم عیسائی ہیں اور ہندوستان جارہے ہیں۔ میں نے واہگھ اور اٹاری کے سفر کے دوران انسانوں کا قتلِ عام دیکھا۔ جب ہم نے بارڈر پار کیا تو سوچا کہ یہ پُرامن ہندوستان ہے لیکن وہاں قتلِ عام زیادہ تھا۔

ہمیں اب مستقبل کی جانب دیکھنا چاہئے پیچھے کی طرف نہیں۔ اسی طرح میں اس پروجیکٹ کے بارے میں بہت خوش ہُوں یہ بنگلہ دیش، انڈیا اور پاکستان کے درمیان رابطے کا نشان ہے۔ مجھے یہ نہیں کہنا چاہئے کہ یہ سابقہ استعماری (Imperialist) طاقتوں کا قلعہ ہے تاہم مستقبل کا آغاز یہاں سے ہونا چاہئے۔